سید عطاء المحسن بخاری

صحافت کے "مقدس" پیشہ وروں کے نام!

اے اخبار والو!

اے اخبار نویسو!

بزرگوں سے بھی یونہی سنا ہے اور جو کچھ تھوڑا بہت پڑھا ہے وہ بھی یہی ہے کہ اعمال کے بدلے میں انسان تولے جائیں گے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوا) اچھے اعمال والے انسان اچھا بدلا پائیں گے اور اچھی جگہ جائیں گے۔ برے اعمال والے لوگ بری جزا پائیں گے اور بری جگہ جائیں گے (اللہ بچائے)

آپ بھی تو انسان ہیں اور آپ کے اعمال بھی ہیں، آپ کے اخبارات پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ آپ اعمال کے بدلے پر یقین نہیں رکھتے اور اگر یقین ہے تو شک آلود ہے اور اگر شک آلود نہیں ہے تو مال کمانے کے زہر کی آلودگی سے پاک نہیں ہے اور اس زہر آلودگی پر آپ کے اخبارات ہی آپ کے خلاف گواہ ہیں۔

دیکھئے! آپ تسلیمہ نسرین، عاصمہ جہاں گیر، نورین، پروین، لوبنا دل گیر، نسرین اقتدار، نا عورتوں کے بیانات آزادیٔ نسواں کے نام پر ایک طے شدہ پالیسی کے تحت چھاپتے اچھالتے اور انہیں شہر کے چوبارے پر بٹھا دیتے ہیں۔ اس کا کیا جواز ہے؟ کسی سیکولر ملک میں تو اس کا جواز ہو سکتا ہے لیکن مسلمانوں کے ملک میں اسکا جواز پیدا کرنا خود ایک بہت بڑا جرم ہے۔ اور آپ بہت بڑے مجرم، اس لئے آپ مسلمانوں کی نظریاتی اعتقادی سرحدوں کو پامال کرتے ہیں اور ہر حرام کو حلال کرتے ہیں۔ بکری کا گوشت تو کھلا چھوڑتے نہیں کہ چیلیں اور کوے جھپٹ پڑیں گے اور لے اڑیں گے۔ مکھن آگ کے پاس رکھتے نہیں کہ حرارت، تمازت سے پگھل جائیگا۔ لیکن عورتوں کو کھلا چھوڑ دیا ہے کہ آزادیٔ نسواں کے نام پر جدھر چاہیں آوارہ خرامی کرتی پھریں، جو چاہیں کریں، ناچیں گائیں، بال کٹوائیں، ننگی ہو جائیں، فلمی دوستی سے فلمی دوستی، پھر چلبلی دوستی اور .... اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہے۔

پھر روتے کیوں ہو؟ گینگ ریپ ہوا، اغوا ہو گئی۔ ایف اے کی طالبہ، طالبۂ شہزاد ہو گئی۔ "ریشماں جوان ہو گئی" پھر آپ اخبار بیچنے کے لئے، ہاں محض اخبار فروشی کے لئے خبر دیتے ہیں کہ "پولیس اور خبریں کا کامیاب چھاپہ" مگر آپ سے یہ پوچھنے والا کوئی نہیں کہ آپ نے ساری رات معصیت و منکرات میں گزار کر آوارہ مزاج لونڈوں، آوارہ خرام لونڈیوں کو خوش کیا۔ ابلیس رات بھر ناچا۔ یہ منی سینما نہیں، یہ منی چکلہ

نہیں۔ یہاں مکس گید رنگ نہیں تھی؟ یہاں نیگیٹو پازیٹو اکٹھے نہیں ہوئے۔ اگر مکھن آگ کی حدت سے پگھل سکتا ہے تو اپوزٹ سیکس کا اجتماع بھی گناہ کی منڈی میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ جس طرح زنا حرام ہے اسی طرح زنا کے اسباب بھی حرام ہیں۔ آپ کو اس شرعی حقیقت کا علم ہے کہ نہیں پورے ملک میں بھونڈوں بھانڈوں اور بھڑووں کو بام شہرت پر لے جانے والے آپ اخبار والے ہی تو ہیں۔ نیکی کا کام پچیس فیصد، پراپیگنڈہ سوا سو فیصد۔ برائی سو فیصد اور پراپیگنڈہ ھزار فیصد.........مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے۔

آپ جماعتوں اور شخصیات کے خلاف خود ساختہ باتیں چھاپتے ہیں۔ پھر بلیک میلنگ کر کے ان سے "وصولیاں" کرتے ہیں۔ اس حقیقت کو آپ بہت زیادہ جانتے ہیں۔ روزانہ کسی ننگے جسم، نیم عریاں جسم، اور ملکی و غیر ملکی جسم فروش زن حیوہ کی تصویر چھاپتے ہیں اور نیچے کوئی نہ کوئی جذبات انگیز فقرہ چست کر دیتے ہیں۔

کیا ایسی زنان بازاری کو شہرت و عروج پر پہنچانے کا عمل وجود پاتا ہے؟ اور کیا یہ وجود آپ کے وجود کے نامسعود ہونے کی دلیل نہیں؟ کیا اس سے اس زن کافرہ کے لباس، تراش خراش کی مقبولیت میں اضافہ نہیں ہوتا؟ اور اس فاحشہ کی مقبولیت میں اضافہ بھی عمل ہے کہ نہیں؟ اور اس عمل کا بدلہ بھی تو ملے گا۔ ہاں ہاں مل کے رہیگا۔ وہ بھی تو آپ کے مال خور جسم کو ملے گا۔

اور پھر اس جسم فروش کو جو کالیں آپ کی "معرفت" "وساطت" "عنایت" اور "شرافت" سے آئیں گی وہ بھی تو آپ کے کھاتے میں جائیں گی۔ پھر آپ کا کھاتہ بھی بہت پھول جائیگا اور جب یہ پھولا ہوا کھاتہ پھٹے گا تو اخباری رعونت، مذہبیت سے نفرت، مذھبی رویّوں سے بیزاری کا مزا بلکہ بڑا مزا آئیگا،

پھر مولویت کو گالی دینا
اسی روش کو ثواب کہنا
مذھبیت کو عذاب کہنا
مُلاازم کا خواب کہنا
اور اس پر مستزاد.......... اپنے سیکولر طور طریقوں کو کامیاب کہنا
اور ہاں دھیان رکھنا
حضور رب العلمین کہنا
ضرور کہنا
کہ تم کو حق کہنے کی دنیا میں جو عادت تھی